AL-ILM Journal

Volume 6, Issue 1

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title مدینہ منورہ کے زرعی وسائل کی ترقی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اقدامات اور عصر حاضر میں ان کی معنویت

Author (s): Dr Muhammad Abu Bakar Siddique

Received on: 20 March, 2022
Accepted on: 05 June, 2022

Published on: 25 June, 2022
Citation: English Names of Authors, “Madina Munawara Kay Zaryi Wasael ki Taraqqi Kay Liye Rasool Ullah (SAW) Kay Iqdamaat Aur Asre Hazir Main Unki Manwiyat”, AL-ILM 6 no 1(2022):129-144
Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

مدینہ منورہ کے زرعی وسائل کی ترقی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اقدامات اور عصر حاضر میں ان کی معنویت

ڈاکٹر محمد ابو بکر صدیق*

Abstract

In the time of the Prophet, the state of Madinah was facing severe shortage of resources. Eliminating resource scarcity was the top priority of the state. The Prophet (ﷺ) devised a strategy to increase agricultural resources. He made the full use of agricultural potential of the state, generated new resources, introduced barren land resettlement schemes, and made people aware of the importance of agricultural resources. As a result of all these measures, the problem of scarcity of agricultural resources was resolved. Today, countries that rely on the agro-based economy are self-sufficient in their resources and their economy is less affected by emergencies and disasters. To build the agro-basd economy, it is necessary to make every effort to protect agricultural resources and increase the production. Its basic concept found in the Qur'an and Sunnah, and its practical example emerges from the Sirah Tayyibah. In the present times, the problem of scarcity of agricultural resources has re-emerged and we need guidance and a roadmap to get the nation out of this predicament.   This research is a case study of the Prophetic measures to protect and develop the agricultural resources of Madinah and their efficacy in modern times.

Keywords: agricultural resources in prophet's era, development of agricultural resources, Islam & agriculture

مقدمہ

قرآن کریم میں زرعی اجناس اور پیداوار کا تذکرہ متعدد مقامات پر آیا ہے۔ انسان کو دی گئی نعمتوں سے متعلق اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ[1]

ترجمہ: ”وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی (شاداب ہوتے ہیں) جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو اسی پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار

---

* ریسرچ ایسوسی ایٹ، اسلامک ریسرچ انڈیکس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

درخت) اُگاتا ہے۔ اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے) غور کرنے والوں کے لیے اس میں (قدرتِ خدا کی بڑی) نشانی ہے"۔[2]

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات زرعی وسائل سے حاصل ہونے والی نعمتوں کے ذکر پر مشتمل ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کی ضروریات کی فراہمی کے لیے اللہ تعالی نے زمین کو زرعی پیداواری صلاحیت دی ہے تاکہ انسان اس میں محنت کر کے پوشیدہ رزق کو نکالے اور اپنی زندگی کو سدھار کر اللہ تعالی کی عبادت کی طرف متوجہ ہو۔

عصر حاضر میں جن ممالک کی معیشت زرعی بنیادوں پر استوار (Agro based economy) ہے وہ اپنے وسائل میں خود کفیل ہیں، ان کی معیشت ہنگامی حالات اور آفات سے بہت کم متاثر ہوتی ہے۔ پالیسی سازی اور قومی سطح کے فیصلوں کے موقع پر ایسے ممالک کسی کے دباؤ میں نہیں آتے اور زرعی بنیادوں پر استوار معیشت کسی بھی قوم کے لیے ضروری خیال کی جاتی ہے۔ لہذا معیشت کو زرعی بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے ہر قوم زرعی وسائل کے تحفظ اور زراعت میں اضافے کے لیے بھرپور کوشش کرتی ہے۔ سیرت کے طالب علم کے طور پر یہ سوال نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ ریاست کی معیشت میں ترقی اور اضافے کے لیے سیرت ہماری راہ نمائی کیسے کرتی ہے؟ کیا عہد نبوی میں ایسے اقدامات کیے گئے اور ریاستی سطح پر ایسی پالیسیاں بنائی گئی تھیں جو عصر حاضر میں بھی استفادہ کے قابل ہوں؟ اب تک اس موضوع پر متعدد تحقیقات ہو چکی ہیں جن میں مذکورہ بالا سوال جزوی طور پر زیرِ بحث لائے گئے ہیں مگر عصر حاضر میں ان کے اطلاقی پہلو کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے نیز اکثر تحقیقات میں سیرت کے عنوان کے تحت صرف احادیث سے استفادہ کیا گیا ہے جب کہ مصادرِ سیرت کے تفصیلی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ احادیث کے ساتھ ساتھ سیرت کے متعدد واقعات اور روایات کو بھی اس سلسلے میں مستدل بنایا جا سکتا ہے اور اس موضوع سے متعلق اہم نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ بحث اس موضوع پر ابتدائی مطالعہ ہے جس کی مزید توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔

موضوع پر سابقہ تحقیقی کام

عہد نبوی میں زرعی وسائل پر اردو زبان میں تاحال کوئی جامع تحقیق سامنے نہیں آئی ہے۔ عربی زبان میں بھی اس موضوع پر "الفلاحۃ فی عہد الرسول" کے عنوان سے کتاب موجود ہے مگر اس میں موضوع بحث فن زراعت کا ارتقاء ہے۔ اردو زبان میں زراعت کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت پر اسلامی مصادر کی روشنی میں متعدد مضامین موجود ہیں جن میں آیات و احادیث اور بعض روایاتِ سیرت کے اقتباسات تو موجود ہیں لیکن ان میں مدینہ منورہ

کے زرعی وسائل کا خصوصی مطالعہ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے وسائلِ معاش پر ڈاکٹر نور محمد غفاری کی کتاب "نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی" کے عنوان سے، سید فضل الرحمن کی کتاب "معیشتِ نبوی ﷺ" کے عنوان سے اور ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی کی کتاب "معاشِ نبوی ﷺ" کے عنوان سے شائع ہو چکی ہیں۔ یہ کتب رسول اللہ ﷺ کے ذاتی معاشی وسائل پر معلومات کا قابل قدر ذخیرہ رکھتی ہیں تاہم مدینہ منورہ کے زرعی وسائل اور ان میں اضافے اور ترقی سے متعلق اقدامات کی تفصیل اور ریاستی سطح پر ان سے استفادے کی بحث ان کتب میں موجود نہیں ہے۔ معاشرے کے وسائل میں اضافے اور ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ریاستِ مدینہ کے وسائل میں اضافے اور ترقی کا بطور ماڈل مطالعہ کیا جائے۔

مدینہ منورہ کے زرعی وسائل کا تعارف

رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے سامنے ایک ایسی ریاست تھی جس کے پاس وسائل نہ ہونے کے برابر تھے۔ مدینہ منورہ کا علاقہ دو بڑے حصوں پر مشتمل تھا۔ بالائی علاقہ جسے "العالیہ" کہا جاتا تھا، سرسبز و شاداب ہونے کے ساتھ قدرتی آبی وسائل سے بھی مالا مال تھا۔ اس علاقے کا اکثر حصہ یہود کے قبضے میں تھا۔ اس علاقے میں بہترین پیداوار ہوتی تھی۔ جب کہ مسلمانوں کے پاس "السافلہ"[3] کا علاقہ تھا جہاں پانی کی قلت کی وجہ سے زراعت نہ ہونے کے برابر تھی۔ ریاست کی معیشت کے لیے یہ صورت حال ایک بڑا چیلنج تھی کیونکہ مسلمان غذائی قلت کا شکار تھے اور ریاست کا ایک بڑا طبقہ وسائل کی قلت سے دوچار تھا۔[4] رسول اللہ ﷺ نے زرعی وسائل میں اضافے کے لیے ایسی حکمت عملی وضع کی کہ جلد ہی مسلمانوں کے زرعی وسائل میں اضافہ ہونے لگا۔

مدینہ منورہ کی جغرافیائی تفصیلات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں مدینہ منورہ کے اندر کاشت کاری کی کئی صورتیں رائج تھیں۔ بعض جگہ پر کھجور کے باغات تھے جہاں آب پاشی کے لیے پانی کا بندوبست بھی کنویں کی صورت میں موجود ہوتا تھا۔[5] انہی زمینوں کو اموال بھی کہا جاتا تھا۔ سیرت کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اموال میں کھجوروں کے نیچے سبزیاں وغیرہ بھی کاشت کی جاتی تھیں۔[6] کچھ زمینیں جو حرہ جنوبیہ اور مدینہ کے نشیب کے درمیان ڈھلوان پر واقع تھیں ان میں زمینوں کو درجہ بدرجہ پلاٹ کی صورت میں کاشت کاری کے قابل بنایا گیا تھا۔ ان زمینوں کو حرات سے آنے والی پانی کی نالیوں کے ذریعے سیراب کیا جاتا تھا۔[7]

اندرون مدینہ کے علاوہ مدینہ منورہ کے باہر اور مضافاتی علاقوں میں بہت سی چراگاہیں موجود تھیں۔ یہ چراگاہیں دو قسم کی تھیں۔ ایک قسم تو ان چراگاہوں کی تھی جنہیں "حمی" کہا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی حد بندی کر کے جہاد کے جانوروں کے لیے خاص کر لیا تھا جب کہ دوسری قسم کی چراگاہیں وہ ہیں جنہیں "مرعیٰ" کہا

جاتا تھا، یہ وہ چراگاہیں تھیں جو مدینہ منورہ کے عوام کی اجتماعی ملکیت شمار ہوتی تھیں اور یہاں عام لوگوں کے جانور چرائے جاتے تھے جن میں رسول اللہ ﷺ کے مملوکہ جانوروں کے ساتھ دیگر مسلمانوں کے جانور بھی شامل ہوتے تھے۔ اس دوسری قسم کی چراگاہوں کے لیے مرعیٰ کے علاوہ "مسرح" یا "مسارح" (جمع) نیز "محمی"[8] کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔[9] یہ قدرتی چراگاہیں تھیں جہاں بارانی پانی سے گھاس اور سبزہ اُگتا تھا اور تمام لوگ روک ٹوک کے بغیر وہاں اپنے جانوروں کو چرا سکتے تھے۔

سیرت اور تاریخ کی کتابوں سے مدینہ منورہ کے آس پاس کئی چراگاہوں مثلاً حمی الربذة، حمی النقیع، حمی ذی الشری، حمی النیر، حمی فید، حمی الضریہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ امام سمہودی وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسی چراگاہ یا حمی صرف ایک ہی تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے حکم سے آباد کروایا اور اسے "حمی النقیع" کہا جاتا ہے۔[10] لیکن سیرت کی کتب میں واقعات کے ضمن میں متعدد ایسے مقامات کے بارے میں پتا چلتا ہے جہاں مسلمانوں کے جانور چرتے تھے۔ ان چراگاہوں کا مختصر تعارف ذیل میں دیا جارہا ہے۔

(1) مقام نقیع کی چراگاہ

وادی نقیع میں واقع چراگاہ کو "حمی النقیع" کہا جاتا تھا۔ نقیع اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی آکر جمع ہو جائے۔ وادی نقیع وادی عقیق کے مغربی جانب واقع تھی۔[11] یہاں پانی پہاڑوں سے اتر کر جمع ہوتا تھا اس نسبت سے اس وادی کو وادی نقیع کہا جاتا تھا۔ یہاں پانی آکر جمع ہونے کی وجہ سے یہ زمین بہت زرخیز تھی اور خوب سبزہ اُگتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وادی کی زرعی پیداواری صلاحیت کے پیش نظر فرمایا تھا کہ "نعم مرتفع الأفراس، يحمى لهن، ويجاهد بهن في سبيل الله"۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس علاقے کو نشان زد کر کے حمی قرار دیا اور جہاد کے جانوروں کی افزائش کے لیے اس جگہ کو مختص کر دیا۔[12]

(2) مقام ذی الجدر کی چراگاہ

یہ چراگاہ مقام ذی الجدر میں واقع تھی، یہاں عام مسلمانوں کے جانور چرا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں بھی اسی مقام پر چرتی تھیں۔[13] روایاتِ سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں رسول اللہ ﷺ کے غلام دیکھ بھال کے لیے مقرر تھے۔ قبیلہ عرینہ کے لوگوں کا قصہ بعض فقہی مباحث کے ضمن میں احادیث کی کتب میں کثرت سے آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی اور وہ بیمار ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا علاج تجویز کرتے ہوئے انہیں

مسلمانوں کی چراگاہ میں بھیج دیا تاکہ اونٹنیوں کے دودھ اور پیشاب سے ان کا علاج کیا جائے۔[14] اس زمانے میں مسلمانوں کے مویشی "ذی الجدر" نامی جگہ میں چرا کرتے تھے۔[15] وہاں ان کا علاج ہوتا رہا اور جب وہ تندرست ہوگئے تو ان کی نیت بگڑ گئی اور وہ مسلمانوں کے جانور ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام نے جو وہاں دیکھ بھال کے لیے مقرر تھے، چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کا پیچھا کیا لیکن قبیلہ عرینہ کے لوگ ان پر غالب آگئے اور انہیں دردناک طریقے سے شہید کرکے جانور لے کر فرار ہوگئے۔ ایک عورت نے گزرتے ہوئے مقتول غلام کو دیکھا تو اس نے جاکر لوگوں کو بتایا اور پھر مسلمان قبیلہ عرینہ کے باغیوں کے تعاقب میں نکلے اور انہیں پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس کے بعد ان سے قصاص لیا گیا۔

(3) مقام جماء کی چراگاہ

مدینہ منورہ میں مختلف مقامات پر چراگاہیں موجود تھیں جہاں مدینہ منورہ کے لوگ اپنے جانور چرایا کرتے تھے۔ ان چراگاہوں میں ایک چراگاہ جس کا نام کتب میں مذکور نہیں لیکن اس کا ذکر "سرحِ مدینہ" کے عنوان سے موجود ہے۔ کتب سیرت میں مذکور تفصیلات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ بدر اولیٰ کا پہلا محرک کرز بن جابر کا حملہ تھا۔[16] کرز بن جابر فہری جو قریش مکہ میں سے تھا، تیرہ افراد پر مشتمل دستے کے ہمراہ "سرح مدینہ" پر حملہ آور ہوا۔ "سرح" کا مطلب مال مویشی مثلاً اونٹ اور گھوڑے وغیرہ ہیں۔[17] یعنی مدینہ والوں کے مال مویشی پر حملہ آور ہوا جو مدینہ کی چراگاہ میں موجود تھے۔ ابن سعد کے بیان کے مطابق یہ چراگاہ مقام جماء میں عقیق کی طرف واقع تھی۔[18] مسلمانوں کو جب تک اطلاع ہوئی تب تک کرز بن جابر کارروائی کرکے فرار ہوچکا تھا۔ مسلمان اس کے تعاقب کے لیے نکلے لیکن کرز بن جابر نکل گیا۔ اس کے بعد مدینہ کی سرحدوں پر نگرانی سخت کردی گئی۔

(4) بطن ہیفاء کی چراگاہ

مدینہ منورہ کی تاریخ میں "بطنِ ہیفاء" کا ذکر بھی آتا ہے۔ سن چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر بناکر بنو محارب، ثعلبہ اور انمار کی طرف لشکر بھیجا، اس سریے کو سریہ ابوعبیدہ کہاجاتا ہے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ ان کی طرف لشکر بھیجنے کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے مدینہ کے مویشیوں پر غارت گری کا منصوبہ بنایا تھا جو ان دنوں "بطن ہیفاء" میں چرتے تھے۔[19] یہی وہ چراگاہ تھی جس پر حملے کی منصوبہ بندی بنو محارب اور ثعلبہ وانمار کر رہے تھے جس کی اطلاع ملنے پر ان کے خلاف اقدامی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

"ہیفاء" کا نام وفاء الوفاء، امتاع الاسماع اور سبل الہدی والرشاد میں موجود ہے[20] لیکن اس کی تعیین نہیں کی گئی کہ یہ کس جگہ واقع ہے۔ سیرت حلبیہ میں برہان الدین حلبی نے "ہیفاء" کا نام ذکر نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ لکھا ہے: "وهو يرعى يومئذ بمحل بينه وبين المدينة سبعة أميال"[21] یعنی جانور ایسے مقام پر چرتے تھے جو ان قبائل اور مدینہ کے درمیان سات میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ امتاع الاسماع کا جو نسخہ اس تحقیق میں سامنے ہے اس کے محقق محمد عبد الحمید النمیسی نے لکھا ہے کہ اس مقام سے متعلق تفصیلات بلدان کی کسی کتاب میں بھی موجود نہیں ہیں۔[22]

(5) مسرح المدینہ کی چراگاہ

مدینہ منورہ کی چراگاہوں میں "مسرح المدینہ" نامی چراگاہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس چراگاہ کا ذکر غزوہ ذی قرد کے ضمن میں آیا ہے۔ سیرت نگاروں نے غزوہ ذی قرد کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مشرکین نے عیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں مدینہ منورہ کے جانوروں پر شب خون مارا اور وہاں موجود جانوروں کو پکڑ کر لے گئے تھے۔ ان کے خلاف کارروائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ان پر لشکر کشی کی۔ مشرکین کا یہ حملہ مدینہ کی ایک چراگاہ پر تھا جسے روایات میں "مسرح المدینہ" کہا گیا ہے۔[23] یہ وہ واقعہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی "عضباء" کو اور ایک مسلمان خاتون کو بھی قید کر کے مشرکین ساتھ لے گئے تھے۔ یہ خاتون رات کو اونٹنی پر بیٹھ کر ان کی قید سے نکل آئیں اور اس اونٹنی کو اللہ کے راستے میں ذبح کرنے کی نذر مان لی۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ گناہ کے کام کی نذر نہیں مانی جا سکتی۔[24]

مندرجہ بالا روایات کے جغرافیہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چراگاہیں مدینہ کے مختلف اطراف میں موجود تھیں۔ مثلاً جنوب مشرق میں قباء کی جانب ذوالجدر نامی چراگاہ موجود تھی جہاں قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے غارت گری کی۔[25] جنوب مغرب میں مقام جماء کی چراگاہ تھی جہاں کرز بن جابر نے حملہ کیا۔[26] شمالی سمت میں غابہ کی چراگاہ تھی جب کہ غربی سمت میں پہلے سے کوئی چراگاہ موجود نہیں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس جانب حمی النقیع کی حد بندی کر کے وہاں ایک شخص کو ذمہ دار مقرر کر دیا تھا۔[27] مدینہ منورہ کے جغرافیہ کے مطالعے سے یہ نتیجہ بھی سامنے آتا ہے کہ مدینہ کے تمام اطراف میں سرسبز علاقے موجود تھے اور ان چراگاہوں میں مدینہ والوں کے جانور چرا کرتے تھے۔

زرعی وسائل میں ترقی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اقدامات اور عصر حاضر میں ان کی معنویت

مدینہ منورہ کے نشیبی علاقوں کے اطراف میں سبزے اور زرعی وسائل کے باوجود یہاں سے اتنی پیداوار نہیں ہوتی تھی کہ اہل مدینہ میں سے انصار و مہاجرین کی ضرورت کے لیے کافی ہو اور مسلمان غذائی ضروریات کے معاملے میں خود کفیل ہو سکیں بلکہ انہیں اپنی ضروریات کے لیے بازاروں سے بھی غلہ خریدنا پڑتا تھا۔[28] غذائی ضروریات میں خود کفیل ہونے کے لیے ضروری تھا کہ پیداوار میں اضافہ کیا جائے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو خصوصی ہدایات دیں کہ وہ زرعی وسائل سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کریں اور مسلمانوں کی غذائی ضرورت کو پورا کریں۔ چنانچہ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ بعض اقدامات ترغیبی نوعیت کے ہیں جن سے عوام کو زراعت کے شعبے میں محنت کا درس دیا گیا ہے جب کہ بعض احکامات اور اقدامات ریاستی پالیسی کے طور پر کیے گئے جن کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔

بے آباد زمینوں کی آبادکاری کا منصوبہ

مدینہ میں مسارح (جانوروں کو چرانے کے لیے میدان) موجود تھے جو مدینہ کے مویشیوں کی ضرورت کو ایک حد تک پورا کرتے تھے مگر جہاد کے لیے اور مسلمانوں کی بڑھتی تعداد اور قوت کے لیے یہ چراگاہیں کافی نہ تھیں۔ انتظامی ضروریات کے لیے مدینہ میں مزید چراگاہوں کی ضرورت تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے چراگاہوں کی نشوونما کا حکم دیا۔ اس ضمن میں وادی عقیق کے مختلف حصوں کو آباد کرنے سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے اقدامات اہمیت کے حامل ہیں جہاں آپ نے نگران مقرر کیے اور چراگاہوں کی حفاظت کا بندوبست فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ اقدام موجودہ حالات میں اہمیت کا حامل ہے۔ باغات، زرعی زمینیں اور جنگلات کسی بھی ملک کی آب و ہوا اور معیشت میں خود انحصاری کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومتوں کو چاہیے کہ بے آباد زمینوں کو آباد کریں اور شجر کاری اور زرعی اجناس کی کاشت کاری کے منصوبے بنا کر زرعی وسائل میں اضافہ کریں اور پہلے سے موجود وسائل کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

چراگاہوں کے ملکیتی حقوق کا قانون

سرزمین عرب کے قدیم دستور کے مطابق کسی بھی سردار کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ کسی چراگاہ کو ذاتی قبضے میں لے لے یا آس پاس کی چراگاہوں میں گھس جائے جب کہ دوسرے لوگ اس کی چراگاہ میں داخل ہونے کے مجاز نہ

تھے۔[29] امراء کے اس ظالمانہ رواج کو رسول اللہ ﷺ نے ختم کر دیا اور فرمایا: "لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِه" یعنی چراگاہ کسی شخص کی ذاتی ملکیت نہیں ہو سکتی، یہ اللہ اور رسول کی ملکیت ہیں۔[30]

موجودہ حالات میں اس اصول کی معنویت یہ ہے کہ کھلے مقام پر بڑی چراگاہیں جو کسی شخص نے خود محنت کر کے نہ اگائی ہوں وہ مشترکہ قومی ملکیت ہوں گی۔ کوئی ایک شخص ان پر قبضہ کر کے دوسروں کو وہاں جانور چرانے سے روک نہیں سکتا۔ نیز اگر کسی چراگاہ میں سبھی لوگ جانور چراتے ہوں تو کوئی ایک شخص وہاں ایسا تصرف نہیں کر سکتا کہ جس کی وجہ سے دوسرے لوگوں کا حق متاثر ہو یا ان کا نقصان ہوتا ہو۔ ایسے مقامات یا چراگاہیں جہاں دوسرے لوگوں کا حق وابستہ ہو، اسے نجی ملکیت میں لینے یا قبضہ کرنے کی ممانعت ہونی چاہیے۔

اجتماعی زرعی وسائل کا نظم وضبط ریاستی ذمہ داری

عصر حاضر میں یہ سوال نہایت اہمیت رکھتا ہے کہ نئی چراگاہوں کی تحدید اور تشکیل کے لیے کوشش اور فکرمندی کس کو کرنی چاہیے؟ یہ کام اگرچہ انفرادی طور پر بھی کیا جاسکتا ہے لیکن مطالعہ سیرت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کے ذمہ داران کو اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ وفاء الوفاء میں امام سمہودیؒ نے مقام نقیع میں مقمل اور صلیب کے پاس رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری اور وادی نقیع سے متعلق آپ کا یہ فرمان کہ یہ گھوڑوں کے لیے کتنی بہترین بلند زمین ہے، یہاں انہیں چرایا جائے اور ان کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا جائے[31] اس روایت کو نقل کیا ہے جس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ چراگاہوں کی تشکیل اور تیاری کے لیے اصولی طور پر ریاست کو فکرمند ہونا چاہیے اور زرخیز علاقے اگر بے آباد پڑے ہوں تو ان کا بندوبست کر کے انہیں آباد کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اگر ملک میں سرسبز مقامات جو قدرتی طور پر پیداواری صلاحیت کے حامل ہوں اور ان پر کسی شخص کی نجی ملکیت ثابت نہ ہو تو انہیں کارآمد بنا کر اجتماعی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنے کا نظم بھی ریاست کی سطح پر ہونا چاہیے۔

چراگاہوں کی حفاظت اور نگرانی

سابقہ عنوان کے تحت "حمی النقیع" سے متعلق جو روایت نقل کی گئی اس کے راوی محمد بن ھیصم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے دادا (مراوح المزنی) کو وہاں کا عامل بنایا تھا اور مشرق و مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ادھر ادھر سے آنے والوں کو منع کرنا تمہارے ذمہ ہے، انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں، چراگاہ کی دیکھ بھال میں میرے ساتھ تعاون کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تمہیں ایک بیٹا دے گا جو تمہارا معاون و مددگار بنے گا۔ اس کے بعد اس چراگاہ کی تولیت

(ذمہ داری) ان کے سپرد کر دی گئی اور عرصہ دراز تک انہی کے خاندان میں چلتی رہی اور بعد کے خلفاء نے بھی اسی خاندان کو اس چراگاہ پر عامل بنائے رکھا۔[32]

سنن ابی داوٴد کی ایک اور روایت میں ہے: "لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا"[33] یعنی ان چراگاہوں کو اجتماعی ضرورت اور مشکل وقت کے لیے محفوظ کر لیا گیا تھا۔ عام دنوں میں عام لوگوں کو اپنے مویشی چرانے کی اجازت نہ تھی۔ گویا چراگاہوں کی حفاظت اور نگرانی کے سلسلے میں ٹھوس اقدامات کیے گئے تھے۔ اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ پیداواری صلاحیت کا تحفظ کیا جائے اور زرعی وسائل کو بھرپور ترقی دینے اور پیداوار حاصل کرنے کے بعد ہی استعمال کی اجازت دی جائے۔ یہ اصول زرعی وسائل کے بہترین نظم و ضبط کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زرعی وسائل کا محفوظ اور معیاری بندوبست کرنا ضروری ہے خواہ اس کے لیے ریاستی سطح پر قانون اور ضابطے مقرر کرنے پڑیں۔

چراگاہوں کی وسعت میں اضافہ

رسول اللہ ﷺ نے جس طرح چراگاہوں کی بنیاد ڈالی تھی ان میں بعد میں اضافہ بھی ہوا اور نئی چراگاہیں بھی بعد کے خلفاء نے شروع کیں۔ تاریخ مدینہ کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں حمی النقیع کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں حمی الربذۃ، حمی ذی الشری، حمی النیر، حمی فید، حمی الضریہ" وغیرہ کو بھی آباد کیا گیا تھا۔ ان میں حمی الربذہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ چراگاہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں شروع ہوئی یا بعد میں۔ امام سمہودی نے لکھا ہے کہ حمی الربذہ کا آغاز عہد نبوی میں ہی ہو گیا تھا پھر بعد میں اس میں اضافے ہوتے رہے لیکن ان کے مطابق مشہور قول یہی ہے کہ ربذہ کی چراگاہ کا آغاز حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ہوا تھا جب کہ بعد کے خلفاء نے ضرورت کے پیش نظر اس میں توسیع کی۔[34]

اس تاریخی تسلسل سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ اجتماعی ضروریات کے تناسب سے چراگاہوں اور زرعی وسائل میں ترقی کے لیے امام، حاکم یا اس کے قائم مقام ریاست کو مسلسل اضافہ کرتے رہنا چاہیے۔ کیوں کہ دفاعی مقاصد اور غذائی ضروریات دونوں کے لیے جانوروں کی اہمیت تسلیم شدہ ہے۔ موجودہ دور میں اگرچہ جنگی وسائل میں چراگاہوں کی وہ اہمیت باقی نہیں رہی ہے مگر غذائی ضروریات اب بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ تیزی سے بڑھتی آبادی کی غذائی ضروریات اب بھی ریاست کے لیے ایک بڑا چیلنج ہیں۔

زرعی وسائل کی ترقی میں حصہ لینے کی ترغیب

ریاستی سطح پر عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ایسے فرامین بھی منقول ہیں جن سے انفرادی طور پر زراعت میں حصہ لینے کا درس ملتا ہے۔ مثلاً آپ ﷺ نے مسلمانوں کو یہ ترغیب دی کہ وہ زیادہ سے زیادہ زراعت کریں اور زرعی پیداوار میں اضافہ کر کے اپنے اور معاشرے کے وسائل میں اضافہ کریں:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ[35]

ترجمہ: مسلمان جو پودا اگائے گا اس میں سے جو بھی کھایا جائے گا اس کا صدقہ شمار ہو گا۔ جو چوری چھپے لیا جائے گا وہ بھی صدقہ شمار ہو گا، جو جانور کھالیں گے وہ بھی صدقہ شمار ہو گا، جو پرندے کھائیں گے وہ بھی صدقہ شمار ہو گا، جو ویسے ہی توڑ کر کھالیا جائے وہ بھی صدقہ شمار ہو گا۔

جن احادیث میں اس حکم کو نقل کیا گیا ہے ان میں سے بعض میں صرف انسانوں اور جانوروں کا ذکر ہے۔ بعض میں پرندوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ بعض میں چوری کر کے کھانے والے کا بھی ذکر آیا ہے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا، فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ[36]

ترجمہ: جس شخص کی کوئی زمین ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں خود کاشت کاری کرے اور اگر وہ خود زراعت نہیں کر سکتا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو زراعت کرنے کے لیے دے دے۔ اس حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ کاشت کاری کے قابل زمین کو غیر آباد نہیں چھوڑنا چاہیے، اگر مالک خود کاشت کاری نہ کر سکے تو کسی اور کو دے دے لیکن اس زمین سے فائدہ اٹھا کر اپنی ذات کے لیے اور دوسروں کے نفع کا ذریعہ بنے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسْهَا[37]

ترجمہ: اگر تم میں سے کسی پر قیامت قائم ہو جائے اور اس کے ہاتھ میں ایک بیج ہو اور اس کے پاس اتنا ہی وقت ہو کہ صرف بیج کو اگا سکتا ہو تو اسے اگا دینا چاہیے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَنْ بَنَى بُنْيَانًا مِنْ غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ، أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ، كَانَ لَهُ أَجْرٌ جَارٍ مَا انْتُفِعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى[38]

ترجمہ: جو شخص کسی پر ظلم و زیادتی کیے بغیر عمارت بناتا ہے یا ظلم کیے بغیر کوئی پودا اگاتا ہے تو جب تک اللہ تبارک وتعالی کی مخلوق اس سے فائدہ اٹھاتی رہے گی (یہ عمارت اور درخت) اس کے لیے صدقہ جاریہ رہیں گے۔

سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْماً أَوْ أَجْرَى نَهْراً أَوْ حَفَرَ بِئْراً أَوْ غَرَسَ نَخْلاً أَوْ بَنَى مَسْجِداً أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفاً أَوْ تَرَكَ وَلَداً يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ[39]

ترجمہ: موت کے بعد سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر انسان کو قبر میں بھی ملتا رہتا ہے۔ جس نے کوئی علم سکھادیا، نہر جاری کروادی، کنواں کھدوادیا، درخت لگادیا، مسجد بنوادی، قرآن مجید چھوڑ دیا یا ایسی اولاد چھوڑ گیا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے استغفار کرتی رہی۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ خود زراعت کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

الْتَمِسُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ[40]

ترجمہ: زمین کے خیموں میں رزق کو تلاش کرو۔ محدثین نے اس سے زراعت کو مراد لیا ہے۔[41]

بنجر زمین کو آباد کرنے پر ملکیتی حقوق کی فراہمی

بنجر زمین کو آباد کرنا نہایت مشقت والا کام خیال کیا جاتا ہے۔ بنجر زمین بے آباد پڑی رہتی ہے اور قومی ترقی میں اس سے استفادہ ممکن نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا کہ جو شخص بنجر زمین پر محنت کرکے اسے کاشت کاری کے قابل بنائے گا اسے اس زمین کے ملکیتی حقوق دے دیے جائیں گے۔ بنجر زمین کو آباد کرنے والا شرعاً اس زمین کا مالک قرار پاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ[42]

(جو شخص کسی بنجر زمین کو (محنت کرکے) کاشتکاری کے قابل بنادے تو وہ اسی کی ہو جائے گی)۔

موجودہ حالات میں ہمارے ملک میں زمین کا بہت بڑا حصہ زراعت میں استعمال ہونے کی بجائے بے آباد پڑا ہے۔ اگر مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں اس کو قانون تسلیم کرلیا جائے سے حاصل ہونے والے سبق کو قانون کے طور پر قبول کرلیا جائے تو اس سے بنجر زمینوں کو آباد کرنے کا راستہ کھل جائے گا۔ اس اقدام سے ملک کی زرعی پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا اور بے روزگاری کی شرح میں بھی کمی آئے گی۔

نتائج بحث

1. عہد نبوی میں ریاست کے زرعی وسائل میں اضافے کے لیے بھرپور کوششیں کی گئی تھیں۔

2. عہد نبوی میں مدینہ کے اطراف میں موجود چراگاہوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کا مستقل نظم موجود تھا۔ ان چراگاہوں میں نقیع، ذی الجدر، جماء اور بطن ہیفا کی چراگاہیں زرعی وسائل کے طور پر استعمال کی گئی تھیں۔

3. چراگاہوں کی حفاظت و توسیع نیز انتظام و انصرام کے لیے رسول اللہ ﷺ نے خصوصی احکامات جاری کیے تھے اور وہاں ذمہ داروں کو مقرر کیا تھا۔

4. زرعی وسائل میں اضافے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے آباد کاروں کے خصوصی مراعات اور حقوق دیے تھے جس کی وجہ سے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔

5. موجودہ حالات میں رسول اللہ ﷺ کے اقدامات اور ارشادات واضح افادیت رکھتے ہیں جن کی پیروی سے موجودہ زمانے میں زرعی وسائل کی قلت کے مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1 ۔القرآن، ۱۶: ۱۰، ۱۱۔ نیز ملاحظہ ہو: القرآن، ۱۳: ۳، ۴۔ القرآن، ۳۶: ۳۴،۳۳

Al-Qur'ān, 16:10-11, Al-Qur'ān 13:3-4, Al-Qur'ān 36:33-34.

2 ۔ ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری

Translation by Maulana Fateh Muhammad Jalndhari.

3۔العالیہ اور السافلہ سے متعلق محمد بن یوسف شامی کا قول ہے: "العالیۃ: کل ماکان من جھۃ نجد من المدینۃ وقراھا وعمائرھا. ومادون ذلک من جھۃ تھامۃ فھي السافلۃ" شامی، محمد بن یوسف صالحی، **سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد**(بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1993ء) 155:4

Šhāmī, Muḥammad bin Yūsuf Ṣāliḥī, **Subul Al-Hudā wa Al-Rashād fi Sīrat Kẖaīr Al-ʻIbād** (Berūt: Dārulkutub Al-ʻIlmīah, 1993) 4:155.

4 ۔ ہجرت کے بعد ابتدائی عرصے میں غذائی قلت مشہور بات ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کا قول امام بخاری نے نقل کیا ہے کہ: "ماشبعنا حتی فتحنا خیبر" ملاحظہ ہو: بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب الجہاد، باب غزوۃ خیبر، رقم 4243۔ نیز اس ابتدائی زمانے میں غذائی قلت کے احوال کے لیے اصحاب صفہ کے حالات وغیرہ میں تفصیلات کثرت سے مل جاتی ہیں۔

Muḥammad bin Ismā'īl Al-Bukhārī, **Al-Jāmi' Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Jihād, Bāb Ghazwah Khaibar (Egypt: Dār Tauq-Al-Najāh), Ḥadīth:4243.

5۔اس ضمن میں عہد نبوی کے کنوؤں کے حالات کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے۔ ملاحظہ ہو: بئر بضاعۃ، بئر غرس، بئر اریس اور بئر حاء کا تذکرہ اور تفصیلات: ابن زبالہ، محمد بن حسن، **اخبارالمدینہ**(سعودی عرب: مرکز بحوث ودراسات المدینۃ المنورۃ، 2003ء) ص 211 ومابعد نیز ملاحظہ ہو: سمہودی، علی بن عبد اللہ، **وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1419ھ)۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: 197:3۔

Muḥammad bin Ḥasan Ibn Zabālah, **Akẖbār Al-Madīnah Al-Munawarah** (Markaz Buḥūth W Dirāsāt Al-Madīnah Al-Munawarah, 2003), 211.
ʻAlī ibn ʻAbdillah Al-Samhūdī, **Wafā' Al-Wafā' bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā** (Berūt, Dār Al-Kutub Al-ʻIlmīyah, 1419) 3:197.

6۔ تقی الدین مقریزی، احمد بن علی بن عبد القادر، **امتاع الاسماع بما للنبی ﷺ من الاحوال والاموال والحفدۃ والمتاع**(بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1990ء) 126:1۔

Taqī Al-Dīn Al-Miqrīzī, Āḥmd bin ʻAlī bin ʻAbd Alqādir, **Imtāʻa Al-Asmāʻa bimā lin Nabī (S.A.W) min Al-Āḥwāl wa Al-Āmwāl wa Al-Ḥafadah wa Al-Matāʻa,** (Berūt, Dār Al-Kutub Al-ʻIlmīyah, 1990) 1:126.

7۔ان نالیوں کو اشراج کہا جاتا تھا۔ اشراج کا ذکر حدیث میں بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو: بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المساقاۃ، باب سکر الانھار، رقم 2359

Bukhārī, **Al-jāmiʻ Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Musāqāh, Bāb Sukril Anhār, Ḥadīth:2359.

8 ۔ سمہودی، **وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی**(بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1419ھ) 85:4(ذکر 'روضۃ عرینۃ'

Al-Samhūdī, Wafā' Al-Wafā' bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 4:85.

9 ۔ملاحظہ ہو: یاقوت حموي، شھاب الدین أبو عبد اللہ، **معجم البلدان**(بیروت: دار صادر، 1995ء) 355:4

Yāqūt Ḥamawī, Shihāb Al-Dīn Abū ʻAbdillah, **Muʻjam Al-Buldān**,(Berūt, Dār Sādir, 1995) 4:355.

[10]۔ سمہودی، **وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ**، 224:3۔ سیرت اور تاریخ کی کتب میں اس کے علاوہ حمی الربذہ اور حمی السرف کا ذکر بھی موجود ہے مگر اس کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ ان دونوں چراگاہوں کا آغاز حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ہوا۔ ملاحظہ ہو: بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المساقاۃ، باب لا حمی الا اللہ و رسولہ، رقم 2370

Al-Samhūdī, Wafā’ Al-Wafā’ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 3:224.
Bukhārī, **Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Musāqāh, Bāb Lā Ḥimā Illā Lillāh wa Rasūlih, Ḥadīth:2370.

[11]۔ یاقوت حموی، **معجم البلدان**، 301:5

Yāqūt Ḥamawī, **Muʿjam Al-Buldān**, 5:301.

[12]۔ سمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، 219:3

Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 3:219.

[13]۔ واقدی، محمد بن عمر، **المغازی** (بیروت: دار الاعلمی، 1989ء) 569:2

Wāqidi, Muḥammad bin ʿOmar, **Āl-Maġhāzi** (Berūt: Dār Al-Āʿlamī,1989) 2:569.

[14]۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الزکاۃ، باب استعمال ابل الصدقۃ، رقم 1501

Bukhārī, **Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Zakāh, Bāb Ist’imāl Ibil Al-Sadaqah, Ḥadīth:1501.

[15]۔ ہمدانی، ابو بکر محمد موسیٰ الحازمی، **الاماکن واتفق لفظہ وافترق مسماہ من الامکنۃ** (بیروت: دار الیمامہ، 1415ء) 194۔

نیز: سمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، 48:4

Hamdānī, Abūbkr Muḥammad Mūsā Al-Ḥāzimī, **Al-Amākin Ittafaqa Lafẓuh wa Aftaraqa Musammāh min Al-Āmkinah** (Berūt: Dār Al-Yamāmah, 1415) 194.
Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 4:48.

[16] - ابن ہشام، عبد الملک الحمیری، **السیرۃ النبویۃ** (مصر: شرکۃ و مکتبۃ مصطفیٰ البابی، 1995ء) 601:1 (غزوۃ صفوان وھی غزوۃ بدر الاولی)

Ibn Hīshām, ʿAbd Al-Malik Al-Ḥimyarī, **Al-Sīrah Al-Nabawiyah** (Egypt: Shirkah wa Maktabah Muṣṭafā Al-Bābī, 1995) 1:601 (Ghazwah Safwān).

[17]۔ ابن منظور افریقی، **لسان العرب**، 478:2

Ībn Manẓūr Al-ʾAfrīqī, **Lisān Al-ʿArab**, 2:478.

[18] - ابن سعد ابو عبد اللہ محمد، **الطبقات الکبریٰ** (بیروت: دار صادر، 1968ء) 6:2

Ibn Saʿad, Abū ʿAbdillāh Muḥammad, **Al-Ṭabaqāt Al-Kubrā** (Berūt: Dār Ṣādir,1968) 2:06.

[19]۔ شامی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، 81:6۔ واقدی، المغازی، 552:2

Šhāmī, Subul Al-Hudā wa Al-Rashād fi Sīrate Kẖaīr Al-ʿIbād, 2:552.
Wāqidī, Al-Maghazi, 2:552.

[20]۔ سمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، 131:2۔ مقریزی، **امتاع الاسماع**، 701:3۔ شامی، سبل الہدیٰ والرشاد، 81:6۔

Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 2:131.
Taqī Al-Dīn Al-Miqrīzī, **Imtāʿa Al-Asmāʿa**, 3:701.
Shāmī, Subul Al-Hudā wa Al-Rashād fi Sīrate Kẖaīr Al-ʿIbād, 6:81.

[21]۔ نور الدین حلبی، علی بن ابراہیم بن احمد، **انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1427ھ) 248:3

Nūr Al-Dīn Ḥalabī, ʿAlī Bin Ibrāhīm bin Aḥmad, **Insān Al-ʿUyūn fī Sīrať Al-Amīn**

Al-Māmūn (Berūt, Dār Al-Kutub Al-ʿlmīyah,1427) 3:248.

[22]۔ مقریزی، **امتاع الاسماع**، 262:1(حاشیہ)

Taqī Al-Dīn Al-Miqrīzī, **Imtāʿa Al-Asmāʿa**, 1:262. (See footnote)

[23]۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذی قرد، رقم4194

Bukhārī, **Al-Jāmi' Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Maghāzī, Bāb Ghazwah Zi-Qirad, Ḥadīth:4194.

[24]۔ امام مسلم، **المسند الصحیح**، کتاب النذر، باب لاوفاء لنذر في معصية الله، رقم الحدیث 1641

Imām Muslim, **Al-Musnad Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb Al-Nazr, Bāb Lā Wafā' Li Nazr fi M'asiatillāh, Ḥadīth 1641.

[25] - جہاں کرز بن جابر فہری نے حملہ کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس کے تعاقب میں مقام بدر تک تشریف لے گئے تھے۔ ملاحظہ ہو: سمہودی، **وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ**، 48:4 نیز اس علاقے کی چراگاہ پر قبیلہ عرینہ نے غارت گری کی تھی اور اس کے تعاقب میں رسول اللہ ﷺ نے کرز بن جابر ہی کو بھیجا تھا۔ ملاحظہ ہو: ابن سعد، **الطبقات الکبری**، 93:2

Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 2:93.
Ibn Saʿad, Al-Ṭabaqāt Al-Kubrā, 2:93.

[26] - ابن سعد، **الطبقات الکبری**، 6:2

Ibn Ṣaʿad, Al-Ṭabaqāt Al-Kubrā, 2:6.

[27] - البکری، أبو عبید الاندلسی، **معجم ما استعجم من اسماء البلاد والمواضع** (بیروت: عالم الکتب، 1403ء)1333:4(ذکر نقیع المحمی)

Al-Bikrī, Abū ʿUbaīd Al-Āndlusī, **Muʿjam Mā Ustuʿjim min Asmāʾ Al-Bilād wa Al-Mawāḍi**ʿ (Berūt: ʿĀlam Al-Kutub,1403) 4:1333 (Naqī'a Al-Muḥmā).

[28] - اس کی تفصیل اور حوالے آغاز میں دیے جا چکے ہیں۔

[29]۔ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس، **الأم** (بیروت، دار المعرفہ، ط1990ء)48:4

Shāfiʿī, Abū ʿAbdillāh Muḥammad Bin Idrīs, **Al-Umm** (Berūt, Dār Almaʿrifah, 1990) 4:48.

[30]۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المساقاۃ، باب لا حمی الا للہ ورسولہ، رقم2370۔

ابن منظور الافریقی، **لسان العرب**، 199:14 لفظ: حمی

Al-Bukhārī, **Al-Jāmi' Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Musāqāh, Bāb Lā Ḥimā Illā Lillāh wa Rasūlih, Ḥadīth:2370.
Ībn Manẓūr Al-ʾAfrīqī, **Lisān Al-ʿArab**, 14:199.

[31]۔ سمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، 219:3

Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 3:219.

[32]۔ ایضاً(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی، 219:3)

Ibid. (Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 3:219.)

[33]۔ ابو داؤد، **السنن**، کتاب المناسک، باب فی تحریم المدینۃ، رقم2039

Abū Dāu'd, **Al-Sunan**, Kitāb Al-Manāsik, Bāb fī Taḥrīm Al-Madīnah, Ḥadīth 2039.

[34]۔ سمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، 224:3

Al-Samhūdī, Wafāʾ Al-Wafāʾ bi Ākẖbār Dār Āl-Muṣṭafā, 3:224.

[35]۔ امام مسلم، **المسند الصحیح**، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، رقم1552

Imām Muslim, **Al-Musnad Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Musāqāh, Bāb Fażlil Ghars wa Al-Zara', Ḥadīth 1552.

[36]۔ امام مسلم، **المسند الصحیح**، کتاب البیوع، باب کراء الارض، رقم1536

Imām Muslim, **Al-Musnad Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Buyū', Bāb Kirā Al-Arż, Ḥadīth 1536.

[37]۔ امام احمد، **المسند**، مسند المکثرین، مسند انس بن مالک، رقم12902و12981۔

بخاری، **محمد بن اسماعیل**، الادب المفرد، رقم479

Imām Ahmad, **Al-Musnad**, Musnad Al-Mukassirīn, Musnad Anas bin Malik, Ḥadīth 12902,12981.

Bukhārī, '**Al- 'Adab 'Al-Mufrad**, Ḥadīth:479.

[38]۔ امام احمد، **المسند**، مسند المکیین، حدیث معاذ بن انس الجہنی، رقم15616

Imām Ahmad, **Al-Musnad**, Musnad Al-Makkiyīn, Ḥadīth Muāż Al-Juhanī, Ḥadīth 15616.

[39]۔ سیوطی، **الجامع الصغیر**، رقم5915

Al-Sīyūṭī, **Al-Jāmi' Al-Ṣaġhīr**, Ḥadīth 5915.

[40]۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، **المعجم الاوسط**، (قاہرہ، دار الحرمین، س ن) 1:274، رقم895 (باب الالف: من اسمہ احمد)

Ṭabrānī, Abū Al-Qāsim Slaīmān bin Aḥmad, **Al-Mu'jam Al-Aūsaṭ**, Dār Al-Ḥaramaīn, Cairo, 1:274, Ḥadīth 895 (Bāb Al-Ālif: Man Ismuhū Aḥmad).

[41]۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، **شعب الایمان** (ریاض، مکتبۃ الرشد، 2003ء) 2:349، رقم1178 (التوکل باللہ)

Baīhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥusayn, **Shi'ab Al-Āīmān**, (Rīāḍh: Maktabah Al-Rushd, 2003) 2:349, Ḥadīth 1178. (Āltwakkul Billāh)

[42] ۔ابو داوٗد، **السنن**، کتاب الخراج والامارۃ والفیئ، باب فی احیاء الموات، رقم3074۔ نیز ملاحظہ ہو: بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المزارعۃ، باب من احیا ارضا مواتا، رقم2335 ومابعد

Abū Dāu'd, Al-Sunan, Kitāb Al-Khirāj, Bāb fī Iḥyāī Ilmawāt, Ḥadīth 3074.

Al-Bukhārī, **Al-Jāmi' Al-Ṣaḥīḥ**, Kitāb ul Muzāra'āh, Bāb Man 'Aḥyā 'Arża Mawāt, Ḥadīth:2335.